مدد اور فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جائے[1]۔ اس مقصد کے لیے ہم پاکستان سے ماہرین بھیجنے کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان میں مجھ سے متعدد ماہرین نے اس موضوع پر گفتگو کی ہے اور اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ ان کے مشورے سے ایسی اسکیم بنائی جا سکتی ہے جس سے قربانی کے جانوروں کے گوشت، کھال، خون، ہڈی اور آنتوں کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

---

[1] یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ قربانی کے گوشت اور کھال کو فروخت کرنا اس شخص کے لیے ممنوع ہے جس نے قربانی کی ہو، اور اگر وہ فروخت کرے تو اسے لازم ہے کہ اس روپے کو صدقہ کر دے۔ لیکن اگر صورت حال یہ ہو کہ قربانی کرنے والے اپنا ذبح کیا ہوا جانور یونہی چھوڑ جاتے ہوں، یا اس میں سے کچھ گوشت لے کر باقی گوشت ویسے ہی چھوڑ دیتے ہوں اور اس کا اچھا خاصا حصہ ضائع ہو جاتا ہو، اور حکومت اس کو ضیاع سے بچانے کے لیے کوئی انتظام کرے، تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ اس انتظام کے مصارف اسی گوشت اور کھالوں سے وصول کرے۔ ظاہر ہے کہ جب زکوٰۃ میں سے عاملین علیہا کے مصارف لینے کا حکومت کو حق ہے تو قربانیوں کے گوشت اور کھالوں سے وہ مصارف لینے کا اسے کیوں حق نہ ہو جو ان کو ضیاع سے بچانے کا انتظام کرنے میں اسے برداشت کرنے ہوں گے۔ ان مصارف سے زائد اگر کوئی آمدنی حاصل ہو تو اس سے غریب حجاج کی مدد مختلف طریقوں پر کی جا سکتی ہے۔

ایک ضروری تصحیح

"ترجمان" کے گزشتہ شمارے میں "تعدد ازدواج" کے زیرِ عنوان "رسائل و مسائل" کے حصے میں شائع شدہ جواب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا تحریر کردہ تھا۔ افسوس ہے کہ فہرست مضامین میں غلطی سے اس عنوان کے سامنے "ملک غلام علی" کا نام درج کر دیا گیا ہے۔ قارئین براہِ کرم تصحیح فرما لیں۔